This question paper contains 6 printed pages.]

Your Roll No. ....

5331

B.A. (PROGRAMME)/I A

URDU DISCIPLINE — Paper I

(Modern and Medieval Poetry)

(Admission of 2004 and onwards)

Time : 3 Hours **Maximum Marks : 75**

(Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.)

1. درج ذیل اشعار میں سے **پانچ** کی تشریح مع حوالہ کیجئے : 10

رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے

زیارت ہوگی کعبہ کی یہی تعبیر ہے اس کی
کئی شب سے ہمارے خواب میں بُت خانہ آتا ہے

حیف ! کہتے ہیں ہوا گلزار تاراج خزاں
آشنا اپنا بھی واں اک سبزۂ بے گانہ تھا

عتاب و لطف جو فرماؤ، ہر صورت سے راضی ہیں
شکایت سے نہیں واقف ہمیں شکرانہ آتا ہے

تم آئے ہو نہ شبِ انتظار گزری ہے
تلاش میں ہے سحر بار بار گزری ہے

یہ بزمِ مے ہے یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی
جو بڑھ کر خود اٹھا لے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے

اور بازار سے لے آئے اگر ٹوٹ گیا
ساغرِ جم سے مرا جامِ سفال اچھا ہے

مرے سلیقے سے میری نبھی محبت میں
تمام عمر میں ناکامیوں سے کام لیا

باربار اُس کے در پہ جاتا ہوں
حالت اک اضطراب کی سی ہے

.2 درج ذیل شعری اقتباسات میں سے صرف **ایک** کی تشریح مع سیاق و سباق کیجئے۔ 10

(الف)

لرز رہا تھا وطن جس خیال کے ڈر سے - وہ آج خون رلاتا ہے دیدۂ تر سے
صدا یہ آتی ہے پھل پھول اور پتھر سے - زمیں پہ تاج گرا قومِ ہند کے سر سے

حبیب قوم کا دنیا سے یوں روانا ہوا
زمیں الٹ گئی، کیا منقلب زمانہ ہوا
بڑھی ہوئی تھی نحوست زوالِ پیہم کی - ترے ظہور سے تقدیر قوم کی چمکی
نگاہِ یاس تھی ہندوستاں پہ عالم کی - عجیب شے تھی مگر روشنی ترے دم کی
تجھی کو ملک میں روشن دماغ سمجھے تھے
تجھے غریب کے گھر کا چراغ سمجھے تھے

(ب)

سرشار نگاہ نرگس ہوں پابستہ گیسوئے سنبل ہوں
یہ میرا چمن ہے میرا چمن، میں اپنے چمن کا بلبل ہوں
ہر آن یہاں صہبائے کہن اِک ساغر نو میں ڈھلتی ہے
کلیوں سے حسن ٹپکتا ہے پھولوں سے جوانی ابلتی ہے
جو طاق حرم میں روشن ہے وہ شمع یہاں بھی جلتی ہے
اس دشت کے گوشے گوشے سے اک جوئے حیات ابلتی ہے
اسلام کے اس بت خانے میں اصنام بھی ہیں اور آذر بھی
تہذیب کے اس مے خانے میں شمشیر بھی ہے اور ساغر بھی
یاں حسن کی برق چمکتی ہے، یاں نور کی بارش ہوتی ہے
ہر آہ یہاں اک نغمہ ہے ہر اشک یہاں اک موتی ہے

3. درج ذیل شعری اقتباسات میں سے صرف **ایک** کی تشریح مع سیاق و سباق کیجیے : 10

(الف)

اتنا میں کیا عرض کہ فرمایئے حضرت
آرام سے کٹنے کی طرح کوئی بھی یاں ہے
سن کر یہ لگے کہنے کہ خاموش ہی رہ جا
اس امر میں قاصر تو فرشتہ کی زباں ہے
کیا کیا میں بتاؤں ؟ کہ زمانہ کی کئی شکل
ہے وجہ معاش اپنی سو جس کا یہ بیاں ہے
گھوڑا لے اگر نوکری کرتے ہیں کسو کی
تنخواہ کا پھر عالم بالا پہ نشاں ہے
گزرے ہے سدا یوں علف و دانہ کی خاطر
شمشیر جو گھر میں تو سپر بنیے کے ہاں ہے

(ب)

سامنے بڑھ کے یکا یک صف کفار آئی - جھوم کر تیرہ گھٹا تاروں پہ اک بار آئی
روز روشن کے چھپانے کو شب تار آئی - تشنہ کاموں کی طرف تیروں کی بوچھار آئی
ہنس کے منہ بھائی کا شاہ شہدانے دیکھا
اپنے آقا کو بہ حسرت رفقانے دیکھا

عرض عباس نے کی جوش ہے جراروں کو - تیر سب کھاتے ہیں تولے ہوئے تلواروں کو
مہمانوں کا نہیں پاس ستم گاروں کو - مصلحت ہو تو رضا دیجئے غم خواروں کو
روسیا ہوں کو ہٹا دیں کہ بڑھے آتے ہیں
ہم جو خاموش ہیں تو منہ پہ چڑھے آتے ہیں

4. میر تقی میرؔ کی غزل کی خصوصیات تحریر کیجئے۔ 10

یا

شادؔ عظیم آبادی کی غزل گوئی کی خوبیاں بیان کیجئے۔

5. الطاف حسین حالیؔ کی نظم نگاری پر تفصیلی مضمون تحریر کیجئے۔ 10

یا

فیض احمد فیضؔ کی نظم گوئی کی خصوصیات بیان کیجئے۔

6. ذوقؔ کی قصیدہ گوئی پر مفصل مضمون لکھیے۔ 10

یا

میر ببر علی انیسؔ کی مرثیہ نگاری کا جائزہ لیجئے۔